



سوال

(160) لسن کھانا کیسا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بخاری شریف میں ہے :

((شی یوم یغیر عن اکل الثوم، وعن نوح الخمر الاذیہ))

"کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت اور لسن کھانے سے منع کر دیا۔" (بخاری)

اس حدیث کے مطابق میں نے لسن تقریباً آدھا ایکڑ کاشت کیا تھا لیکن جب یہ مسئلہ پڑھا تو سب ضائع کر دیا۔ مگر علماء کہتے ہیں کہ کچا لسن کھانا مکروہ ہے میری سمجھ کے موافق تو دونوں ایک ہی زمرے میں آتے ہیں۔ کیونکہ کچے لسن والے الفاظ حدیث میں موجود نہیں، اگر اس بارے میں کوئی واضح ثبوت ہے تو آگاہ کریں۔ نہایت مشکور ہوں گا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مہمان بنے (ہجرت کے وقت) تو اپنا بچا ہوا کھانا ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کو بھیج دیتے۔ ایک مرتبہ سارا کھانا واپس کر دیا اور اس میسے کچھ بھی نہ کھایا۔۔۔ ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ نے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے لگے "اس میں لسن ہے"۔ تو ابوالیوب فوراً بولے کہ (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آحرام ہو؟) "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ حرام ہے؟" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لا یحییٰ اکبرہ من اکل الثوم))

"نہیں حرام نہیں بلکہ میں اس کی بو کی وجہ سے اسے ناپسند کرتا ہوں۔" (صحیح سنن الرمدی للالبانی ج ۲، ص ۶۰ کتاب الاطعمہ، باب اجاء فی الرخصہ فی اکل الثوم مطبوعاً)

دوسری روایت میں یہ لفظ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہا:

((مخوفانی است کاہد کما فی آفات ان اودی صابی))

"کہ تم اسے کھا لو میں تم جیسا نہیں ہوں (یعنی میرے پاس جبریل وحی دینے کے لئے آتا ہے) میں ڈرتا ہوں کہ میں اپنے ساتھی کو تکلیف نہ دے بیٹھوں۔" (قال الابانی حسن)



ان احادیث سے یہ بات واضح ہو گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام نہیں قرار دیا بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کھانے کے لئے بھی کہا۔ اور اپنے لئے صرف اس لئے ناپسند کیا کہ اس میں بوسے اور امت کو بھی روک دیا کہ بچا لسن کھا کر مسجد میں نہ آئیں، کیونکہ فرشتے بھی باجماعت نماز کے لئے حاضر ہوتے ہیں تو انہیں ان کی بوسے تکلیف ہوتی ہے۔ یا نماز کے وقت سے اتنی دیر پہلے کھالے کہ نماز کے وقت تک اس کی بوجاتی رہے جیسا کہ ابو داؤد کی حدیث میں ہے :

((من أكل من هذه الشجرة فلا يقربنا حتى يذهب ریحها أو ریح))

'کہ جو اس درخت (لسن) سے کھالے وہ اس وقت تک ہمارے پاس نہ آئے جب تک اس کی بو ختم نہیں ہو جاتی۔' (صحیح سنن ابی داؤد کتاب الاطعمہ باب فی اکل الثوم) دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں :

((من أكلها فلا يقرب من مسجدنا قال إن كنتم لادأکیسما فاعتوبا))

'کہ جو شخص ان دونوں (لسن اور پیاز) کو کھالے وہ ہماری مسجد کے قریب تک نہ آئے اور کہا اگر تم اس کو ضروری کھانا چاہتے ہو تو پکا کر ان کی بو کو ختم کر لو۔' (قال الابانی صحیح) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بھی روایت ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :

((وہی عن اکل الثوم الا مطبوخا))

'کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لسن کھانے سے منع کر دیا سوائے پکے ہونے کے۔'

ان سب احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ بخاری شریف کی حدیث میں جو ممانعت ہے، وہ اس کے حرام ہونے کی وجہ سے نہیں، صرف بو کی وجہ سے ہے اور اگر بو پکا کر ختم ہو جائے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔ اور عام آدمی ایسے وقت میں استعمال کر سکتا ہے کہ نماز کا وقت ابھی دور ہو اور نماز کے وقت تک اس کی بو ختم ہو سکتی ہو۔
حداماعندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج 1

محدث فتویٰ